Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

THE DAILY ALFAZL QADIAN.

ٹیلیفون نمبر ۱۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۲۵

قیمت فی پرچہ

تار کا پتہ الفضل قادیان

جلد ۲۶ | مورخہ ۲۴ ذوالحجہ ۱۳۵۶ھ | مطابق ۲۵ فروری ۱۹۳۸ء | نمبر ۴۶

5329. Ch. Saad ud Din B.A.B.T. A.D.I. of Schools Gujar Khan (Rawalpindi)

مسودۂ قانون حفاظتِ مساجد اور ہندو پریس

جب سے سکھوں نے مسجد شہید گنج کو منہدم کر کے مسلمانوں کے قلوب کو زخمی کیا ہے۔ اسی وقت سے ہندو خواہ مخواہ ان کی حمایت کر رہے۔ اور مسلمانوں کی دل آزاری میں اضافہ کرنے کے موجب بن رہے ہیں۔ حالانکہ جب سکھوں کو ان سے معاملہ پڑتا ہے۔ تو ساری ہمدردی اور دوست داری بھول جاتے ہیں۔ اور بالکل کورے بن کر صاف جواب دے دیتے ہیں۔ خود سکھوں کو اس کا اعتراف ہے۔ اور وہ خوب جانتے ہیں۔ کہ ہندوؤں کی حمایت اسی وقت تک حاصل ہو سکتی ہے جب تک انہیں کسی طرف سے آنچ آنے کا احتمال نہ ہو۔ لیکن اگر اس کے خلاف ہو۔ تو وہ نہ صرف آنکھیں پھیر لیتے ہیں۔ بلکہ سکھوں کے واویلا کی کوئی پرواہ نہیں کرتے۔ چنانچہ سکھ اخبار "شیر پنجاب" اپنے تازہ پرچہ ۲۰۔ فروری سنہ ۱۹۳۸ء میں لکھتا ہے:۔

"ان معاملات میں جن کا تعلق ہندوؤں اور سکھوں سے ہو۔ سکھوں کا نقطۂ نگاہ کوئی بھی اخبار پیش نہیں کرتا۔ مثلاً گوردوارہ محلہ سوجان رائے جسے ایک شخص نے رگھوناتھ مندر میں تبدیل کر دیا ہے۔ اور عدالت نے اسے پھر گوردوارہ بنانے کا حکم کئی سال سے دے رکھا ہے۔ اس کے متعلق ہندو پریس سکھ نقطۂ نگاہ کو پیش نہیں کرتا۔ اور الٹا ان کے خلاف عرصہ سے پراپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ گوردوارہ گورو نانک دیو پشاور کے متعلق مظلوم سکھوں کے خلاف پراپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ اور پشاور کانگرس حکومت بھی سکھوں سے انصاف کرنے سے ڈرتی ہے"

یہ ہے وہ سلوک جو ہندو سکھوں کے ساتھ روا رکھتے ہیں۔ لیکن مسلمانوں۔ اور سکھوں کے جھگڑے میں خواہ مسلمان کتنے ہی مظلوم ہوں۔ ہندو ہمیشہ سکھوں کی حمایت کرتے ہیں۔ اسی رویہ کے ماتحت انہوں نے مسجد شہید گنج کے انہدام پر مسلمانوں کی سخت مخالفت کی۔ اور اب جبکہ ایسے خطرہ کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے جس کی لپیٹ میں اور مساجد بھی آ سکتی ہیں۔ پنجاب اسمبلی میں حفاظتِ مساجد کے متعلق ایک مسودۂ قانون پیش کیا جا رہا ہے۔ ہندوؤں کی طرف سے اس کے خلاف آواز اٹھائی جا رہی ہے۔ چنانچہ اخبار "پرتاپ" اس مسودۂ قانون کو "شر انگیز" قرار دیتا ہوا لکھتا ہے:۔

"اگر یہ اصول تسلیم کر لیا جائے۔ کہ جس جگہ کو ایک بار مسجد کا نام دے دیا جائے۔ وہ ہمیشہ مسجد رہتی ہے۔ تو ہندوستان میں کسی غیر مسلم کا رہنا ناممکن ہو جائے۔ کیونکہ کوئی بھی جگہ مسلمانوں کی دستبرد سے بچ نہ سکے گی۔ ہمارے سامنے اس قسم کی مثالیں ہیں۔ کہ مسلمانوں نے راتوں رات دوسرے لوگوں کی زمین پر مسجد کھڑی کر لی۔ شاہ عالمی دروازہ لاہور کے باہر کس نے مسجد کو ایک رات میں کھڑے ہوتے نہیں دیکھا۔ کچھ دنوں کے بعد فوج آئی۔ اور اس کا کچھ حصہ گرا گئی لیکن اس کا کچھ حصہ پھر بھی قائم رہا۔ اور مسلمانوں نے اسے مسجد شہید کا نام دے دیا اب ان کی کوشش ہے۔ کہ اسے سنگ مرمر کی بنا دیا جائے۔ اگر کسی نے اس قسم کی بہت سی مثالیں دیکھنی ہوں۔ تو کشمیر چلا جائے۔ جہاں کئی مندروں کو مسجدیں بنا دیا گیا ہے"

پیش کردہ مثالوں کی تحقیق میں نہ پڑتے ہوئے کہا جا سکتا ہے یہ مخالفت جس رنگ میں کی گئی ہے اس کے مضحکہ خیز ہونے میں کوئی کلام نہیں اول تو کسی ہوشمند کی سمجھ میں یہ بات نہیں آ سکتی۔ کہ مسودۂ قانون کے یہ الفاظ قانون کی شکل اختیار کر لینے سے کہ "ایک مسجد جو اسلامی قانون کے ماتحت وقف ہو چکی ہے۔ وہ اپنی اصلیت ہمیشہ قائم رکھیگی" ہندوستان میں کسی غیر مسلم کا رہنا کیونکر ناممکن ہو سکتا ہے۔ اور کس طرح ہر جگہ مسلمانوں کی دست برد میں آ سکتی ہے جبکہ اسلام قطعاً اس بات کی اجازت نہیں دیتا۔ کہ کسی ایسی جگہ مسجد بنائی جائے۔ جو مسجد بنانے والوں کی جائز ملکیت میں نہ ہو۔ اور نہ ایسی جگہ پر بنائی ہوئی مسجد اسلامی قانون کے ماتحت وقف کہلا سکتی ہے۔ دوسرے اگر "پرتاپ" کے الفاظ میں حقیقت کا کچھ بھی شائبہ پایا جا سکتا ہے تو پھر اس کے ان الفاظ کا کیا مطلب ہے کہ

"اس بل میں نقص یہ ہے۔ کہ یہ صرف مسجدوں کو دوسروں کی دستبرد سے محفوظ کرتا ہے۔ دوسری جماعتوں کے معابد کو نہیں۔ کونسی وجہ ہے جس سے مسجدوں کو مندروں اور گرجوں سے ممتاز کیا جائے۔ کیوں نہ قانون ایسا بنایا جائے۔ جو تمام مقدس مقامات پر حاوی ہو"

ان الفاظ میں یہ تو تسلیم کر لیا گیا ہے کہ زیر تجویز بل مسجدوں کو دوسروں کی دستبرد سے محفوظ کرنے کے لئے پیش کیا جا رہا ہے۔ باقی رہی وجہ کہ اسے پیش کرنے کی مسلمانوں کو ضرورت کیوں پیش آئی۔ وہ بھی بالکل واضح ہے کہ مسجد شہید گنج کے متعلق ہائیکورٹ کے فیصلہ نے مساجد کو غیر محفوظ بنا دیا ہے۔ مندروں اور گرجوں کو چونکہ اس قسم کا خطرہ پیش نہیں۔ اس لئے انکے لئے ضرورت نہیں۔ اور اگر ہے۔ تو کیا ان کے لئے قانون بنوانا بھی مسلمانوں کا فرض ہے۔ ہندو اور عیسائی کہاں ہیں۔ مگر سب سے مزیدار سوال یہ ہے۔ کہ اگر مسجدوں کو دوسروں کی دستبرد سے محفوظ رکھنے والا قانون بن جانے سے بالفاظ پرتاپ ہندوستان میں کسی غیر مسلم کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۳ فروری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو آج نزلہ کی شکائت ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سر درد اور حرارت کے باعث ناساز ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

آج مقامی لجنہ اماء اللہ کا ماہوار اجلاس سیدہ ام طاہر حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے مکان پر منعقد ہوا۔ جس میں مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری نے تقریر کی۔ اور بعض مستورات نے مضامین پڑھ کر سنائے۔

۶ مارچ ۱۹۳۸ء کا یوم التبلیغ

امسال غیر مسلم اصحاب میں تبلیغ اسلام کے لئے ۶ مارچ ۱۹۳۸ء اتوار کا دن مقرر کیا گیا ہے۔ احباب کو ابھی سے اس کے لئے تیاری شروع کر دینی چاہیئے۔ ہر مقام کی احمدی جماعت کو اپنے اپنے مقام کے مناسب پروگرام تجویز کر کے اس پر عمل کرنے کا انتظام کرنا چاہیئے۔

یہ بات خاص طور پر یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ تبلیغ اسلام نہائت احسن اور عمدہ طریق سے کی جائے۔ تبلیغی گفتگو میں کسی کی دل آزاری کا شائبہ تک نہیں ہونا چاہیئے اور اگر کوئی درشتی اور سختی سے بھی پیش آئے تو اسے برداشت کرنا چاہیئے۔ اور اعلیٰ اسلامی اخلاق کا اظہار کرنا چاہیئے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

بنکوں کے سود کے متعلق
حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فتوےٰ

چونکہ بعض دوست اپنا روپیہ ڈاکخانہ کے سیونگ بنک یا دیگر بنکوں میں جمع کرواتے ہیں۔ اور ان کو ایسا کرنے کے عوض سود لینا پڑتا ہے۔ اس لئے اطلاع عام کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فتوےٰ کے مطابق ایسے سود کو اپنی ذات پر خرچ کرنا یا اپنے ہمسایوں یا مساکین کو دینا حرام ہے۔ البتہ ایسا روپیہ اشاعت اسلام کی مد میں خرچ کیا جا سکتا ہے۔ (ملاحظہ ہو فتوےٰ حضرت مسیح موعودؑ صفحہ ۸۶ تا صفحہ ۱۹)

مگر دیکھا گیا ہے کہ اس مد (اشاعت اسلام) کی آمد میں گزشتہ کئی سالوں سے باوجود جماعت کی مسلسل ترقی کے متواتر کمی ہو رہی ہے۔ اس سے یا تو یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے۔ کہ احباب میں اشاعت اسلام کا جذبہ کم ہو رہا ہے (جس کو درست تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔) یا یہ کہ احباب سود کی رقم کو بجائے مرکز میں اشاعت اسلام کی مد میں داخل کرنے کے دوسری جگہ خرچ کر لیتے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی منشاء کے صریح خلاف ہے۔

لہٰذا اس اعلان کے ذریعہ توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ ان تمام احباب کو جنہیں اس قسم کا سود ملتا ہو۔ اس روپے کو اشاعت اسلام پر خرچ کرنے کے لئے صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں ارسال کرنا چاہیئے۔

ناظر بیت المال قادیان

احمدی خواتین کا حق نمائندگی

"عورتوں کے حق نمائندگی کے متعلق یہ عارضی فیصلہ کرتا ہوں۔ کہ جہاں جہاں لجنہ اماء اللہ قائم ہیں۔ وہ اپنی لجنہ رجسٹرڈ کرا لیں۔ یعنی میرے دفتر سے اپنی لجنہ کی منظوری حاصل کر لیں۔ پھر ان کو جنہیں میری اجازت سے منظور کیا جائے گا مجلس شاورت کا ایجنڈا بھیج دیا جایا کرے گا۔ وہ رائے لکھ کر پرائیویٹ سکرٹری کے پاس بھیج دیں۔ میں جب ان امور کا فیصلہ کرنے لگوں گا۔ تو ان کی آراء کو بھی مدنظر رکھ لیا کروں گا۔ اس طرح عورتوں مردوں کے جمع ہونے کا جھگڑا بھی پیدا نہ ہوگا۔ اور مجھے بھی پتہ لگ جائے گا۔ کہ عورتیں مشورہ دینے میں کہاں تک مفید ثابت ہو سکتی ہیں۔ ان کی رائیں فیصلہ کرتے وقت مجلس میں سنا دی جائیں گی۔"

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے مندرجہ بالا فیصلہ مجلس شاورت ۱۹۳۰ء کی تعمیل میں جو لجنہ اماء اللہ چاہتی ہو۔ کہ حق نمائندگی سے فائدہ اٹھائے وہ اپنی اپنی درخواست رجسٹری کے لئے مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی وساطت سے دفتر ہذا میں بھجوا دے۔ تا حضور کی منظوری کے بعد ایجنڈا مجلس شاورت ۱۹۳۸ء بھجوایا جائے۔

اس وقت تک مندرجہ ذیل لجنات اماء اللہ رجسٹر ہو چکی ہیں۔

لجنہ اماء اللہ قادیان۔ دہلی۔ منٹگمری۔ مزنگ لاہور۔ گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ۔ حیدرآباد دکن۔ پٹیالہ۔ بھاگلپور۔ کوٹ قیصرانی ضلع ڈیرہ غازی خاں۔ فیروزپور شہر۔ شہدرہ ضلع شیخوپورہ۔ امرتسر۔ لاہور شہر۔ پشاور۔ لاہور چھاؤنی۔ شیموگہ۔ چک ۹۸ شمالی ضلع سرگودھا۔ پنوں کنڈا پاڑا ضلع گنگ۔ لائلپور۔ ان کو چاہیئے کہ سکرٹری لجنہ اماء اللہ کے صحیح ایڈریس سے اطلاع دیں۔ تاکہ ایجنڈا کے پہونچنے میں تاخیر نہ ہو۔

نیز دیکھا گیا ہے کہ سوائے چند کے اکثر لجنات اماء اللہ کی طرف سے ایجنڈا بھیجنے کے باوجود تحریری آراء دفتر ہذا میں نہیں پہونچتیں۔ چاہیئے کہ اپنے حقوق کا پورے طور پر فائدہ اٹھایا جائے۔

پرائیویٹ سکرٹری

معاونین الفضل کے لئے درخواست دعا

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں جو احباب الفضل کی اشاعت کے حلقہ کو وسیع کرنے میں ساعی رہتے ہیں۔ ان کے اسماء گرامی شکریہ کے ساتھ درج اخبار کر کے احباب سے ان کے لئے درخواست دعا کی جایا کریگی۔ اس سلسلہ میں آج ان احباب کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔ جنہوں نے فروری کے دوسرے اور تیسرے ہفتہ میں توسیع اشاعت میں حصہ لیا۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کو اجر عظیم عطا کرے۔

چوہدری غلام محمد صاحب اے۔ ڈی آئی کمالیہ تین خریدار

ذیل کے اصحاب نے ایک ایک خریدار دیا۔

صوبیدار محمد عبد اللہ صاحب قادیان
سید محمد علی شاہ صاحب منٹگمری
مختار احمد صاحب مغل پورہ
نور محمد صاحب لکھوکے
غلام محمد صاحب جموں
چوہدری غلام رسول صاحب محمد آباد سٹیٹ
برکت علی صاحب بہادل نگر
سید واحد علی شاہ صاحب سرائے نورنگ
غلام احمد خانصاحب رینالہ
ملک علی بخش صاحب مونگا جگیر
منظور احمد صاحب سانڈھن
منشی خدا بخش صاحب شیخوپورہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اَلْکِتَابُ وَالْحِکْمَۃ ۲

بعض مضامین کے متعلق قرآن مجید سے استدلال

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب۔

۱۴۔ فتح کے بعد صلح کی درخواست

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نہ صرف کبھی جنگوں میں ابتداء نہیں کی۔ بلکہ جنگ کے بعد بھی نوٹس دیا۔ کہ اگر تم لڑائی بند کر دو۔ تو اچھا ہے۔ کیونکہ ہم ہرگز لڑنا نہیں چاہتے۔ چنانچہ فتح بدر کے بعد ہی یہ نوٹس کفار کو مل گیا تھا۔ ان تستفتحوا فقد جاءکم الفتح وان تنتھوا فھو خیر لکم وان تعودوا نعد (انفال) قل للذین کفروا ان ینتھوا یغفر لھم ما قد سلف وان یعودوا فقد مضت سنۃ الاوّلین (انفال) یعنی اے کافرو اگر تم فتح ہی کا انتظار کرتے تھے۔ تو وہ تو تم نے دیکھ لی۔ اگر تم باز رہتے۔ تو اچھا تھا۔ لیکن اگر تم پھر جنگ کرو گے۔ تو ہم کو بھی مجبوراً کرنی پڑے گی۔ اور ان کافروں سے کہدو۔ کہ اگر یہ اب بھی باز آجائیں۔ تو ہم ان کے پہلے مظالم معاف کر دیں گے۔ لیکن اگر یہ باز نہ آئے۔ تو پھر یاد رکھیں۔ ان کا بھی وہی حشر ہوگا۔ جو ان سے پہلے لوگوں کا ہوا۔

ان آیات سے صریح طور پر ثابت ہے، کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نہ صرف ابتداء نہیں کی۔ بلکہ بعد میں بھی لڑنے سے پرہیز کرنا چاہا۔ اور کفار سے کہتے رہے۔ کہ لڑائی بند کرو۔ خود کلام الٰہی ہی اُس بات کو بتصریح رد کرتا ہے جس کا الزام مخالف تو میں حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر لگاتی ہیں۔ بلکہ اس سے بڑھ کر فرمایا ہے۔ کہ ان جنحوا للسلم فاجنح لھا (انفال) یعنی اب بھی اگر ذرا صلح کی طرف یہ کافر لوگ مائل ہوں۔ تو اے محمدؐ تو فوراً صلح کے لئے جھک جا۔

اس سے ظاہر ہے۔ کہ ہر ممکن کوشش صلح کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کی۔ اور جب کوئی چارہ ہی نہ رہا۔ تب جا کر تلوار اٹھائی۔ فتح کے بعد صلح کی درخواست کرنا یہ اسلام ہی کی شان ہے۔

یاد رکھو۔ کہ "دفاعی جنگ" کی اصطلاح بھی قرآنی اصطلاح ہی ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ ان اللہ یدافع عن الذین اٰمنوا

۱۵۔ نبی کے خواب کی تعبیر

مشہور ہے۔ اور بالکل سچ ہے۔ کہ انبیاء کے خواب وحی ہوتے ہیں۔ مگر بعض لوگوں کو اس سے یہ غلطی لگی ہے۔ کہ وہ بعینہٖ اپنے ظاہر پر پورے ہوتے ہیں۔ حالانکہ اصل مطلب یہ ہے۔ کہ انبیاء کے رویا گو ہمیشہ وحی کی مانند سچے ہوتے ہیں۔ مگر ان کی تعبیر بھی ہوتی ہے۔ اور وہ ظاہر سے مختلف بھی ہوتے ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید نے فرمایا ہے۔ اذ یریکھم اللہ فی منامک قلیلاً (انفال)۔ یعنی اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خواب میں دشمنوں کی تعداد تھوڑی دکھائی۔ اس لئے کہ اگر اصل تعداد دکھا دیتا۔ تو بعض لوگ ڈر جاتے۔ اور جنگ کے لئے باہر نکلنے سے کتراتے۔

۱۶۔ قرآن کریم اور صحیفۂ فطرت

خدا کا کام اور خدا کا کلام ہمیشہ ایک دوسرے کے مطابق اور موافق ہوتے ہیں۔ اگر کوئی الٰہی کلام خدا کے کام سے مخالف ثابت ہو۔ تو وہ حقیقۃً الٰہی کلام نہ ہوگا۔ بلکہ کلام الٰہی۔ الٰہی کام کی اور الٰہی کام۔ کلام الٰہی کی تفاصیل بیان کرنے میں مدد دیتا ہے۔ کیونکہ دونوں کا منبع ایک ہی ہے۔ اس مضمون کو ذیل کی آیت بیان کرتی ہے۔ وما کان ھذا القراٰن ان یفتریٰ من دون اللہ ولکن تصدیق الذی بین یدیہ وتفصیل الکتاب لاریب فیہ من رب العالمین (یونس)

یعنی یہ قرآن خدا کے سوا کسی دوسرے کا کلام نہیں ہے۔ بلکہ اس کی وجہ سے تمام پہلی کتابیں سچی ٹھیرتی ہیں۔ نیز یہ تفصیل کرنے والا ہے۔ اس کتاب کی جس کے رب العالمین کی طرف سے ہونے میں کسی کو بھی شک نہیں ہے۔

اب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ایسی کتاب جس کے خدا کی طرف سے ہونے میں کسی کو بھی شک نہ ہو۔ اور جس کی تفصیل خود قرآن ہو۔ وہ صرف صحیفۂ نیچر ہے اور کوئی نہیں دوسری سب کتب الٰہیہ کا ذکر تو اس آیت کے پہلے حصہ میں ہو چکا۔ پس معلوم ہوا۔ کہ قرآن کے نزدیک بھی اس کے من جانب اللہ ہونے کی ایک دلیل یہ ہے۔ کہ وہ صحیفۂ فطرت کے عین مطابق ہے۔ بلکہ اُسی کی تفصیل ہے۔

نیز واضح ہو۔ کہ لاریب فیہ من رب العالمین کا فقرہ یا تو قرآن کے لئے آسکتا ہے۔ یا صحیفۂ نیچر کے لئے۔ صحیفۂ نیچر کے لئے اس لئے کہ دنیا کی کوئی قدرتی چیز ایسی نہیں جسے انسان بنا سکے۔ لہٰذا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ بلاشبہ خدا نے ہی قدرتی اشیاء کو بنایا۔ اور یہی دعوٰے اپنی نسبت قرآن مجید نے کیا۔ یعنی ذالک الکتٰبُ لاریب فیہ۔ اس لئے کہ اس نے بھی تمام دنیا کو چیلنج دیا۔ کہ اگر یہ خدا کا کلام نہیں ہے۔ تو کوئی اس کی مثل بنا کر دکھائے اور چونکہ کوئی نہیں لاسکا۔ اس لئے یہ بھی بلاشبہ خدا کا کلام ٹھہرا۔ آیت مذکورہ میں کتاب کے لفظ سے خود قرآن مراد نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہ اپنے تئیں اس کتاب کی تفصیل کہتا ہے۔ جو قرآن سے الگ ایک چیز ہے۔

۱۷۔ تقدیرِ معلّق

تقدیر معلق کے متعلق ہمارے احباب کو بہت کچھ واقفیت ہے۔ یعنی ایک امر مقدر ہو جاتا ہے۔ پھر خدا تعالےٰ کسی کی دعا یا زاری یا اور مصالح سے اس تقدیر کو بدل دیتا ہے۔ اس کے متعلق قرآن میں بہت سی آیات ہیں۔ خدا تعالےٰ نے ایک جگہ اپنی یہ صفت ان الفاظ میں بیان کی ہے۔ واللہ غالب علیٰ امرہٖ (یوسف) یعنی اللہ تعالےٰ کی ایک صفت یہ بھی ہے کہ ایک حکم دیتا ہے۔ مگر پھر اس کا پابند نہیں ہو جاتا۔ بلکہ اپنے حکم اور تقدیر پر پھر بھی اس کا مالکانہ تصرف باقی رہتا ہے جب چاہے۔ اپنے حکم کو بھی توڑ ڈالے۔ اور اپنے حکم کے منسوخ کرنے کا ہی نام تقدیر معلق ہے۔

۱۸۔ انسان اشرف المخلوقات نہیں

یہ جو مشہور ہے۔ کہ انسان اشرف المخلوقات ہے۔ یہ قرآن مجید سے ثابت نہیں ہوتا۔ وہاں تو بنی آدم کی بابت یہ لکھا ہے۔ کہ فضّلنا ھم علیٰ کثیرٍ ممّن خلقنا تفضیلاً (بنی اسرائیل)۔ یعنی ہم نے بنی آدم کو اپنی بہت سی مخلوق پر فضیلت دی اس سے معلوم ہوا۔ کہ فضیلت کلّی نہیں۔ بلکہ خدا کی آبادیوں میں اور بھی مخلوقات ایسی ہے۔ جو انسان پر فضیلت رکھتی ہے اگرچہ اس زمین پر ایسی کوئی مخلوق نہیں اور کسی عالم میں ہوگی۔ اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ نہ انسان اللہ تعالےٰ کی حدّ قدرت مانا جا سکتا ہے۔ کہ اس سے بڑھ کر اور کوئی خلق اس نے پیدا نہیں کی۔

۱۹۔ اللہ تعالیٰ کا ذاتی نام

اللہ تعالےٰ کا ذاتی نام سوائے اسلام کے اور کسی مذہب میں نہیں پایا جاتا۔ ہر زبان اور قوم میں صفاتی نام تو ہیں۔ لیکن ذاتی نام ندارد ہے۔ اس بات کا حوالہ قرآن مجید میں بھی موجود ہے۔ رب السّمٰوٰت والارض وما بینھما فاعبدہ واصطبر لعبادتہٖ ھل تعلم لہٗ سمیّا (مریم) یعنی اللہ آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے سب کا رب ہے۔ پس تو اسی کی عبادت کر اور اس پر جما رہ۔ کیا تو کسی مذہب میں بھی اس کا کوئی ہم نام جانتا ہے؟ اور حق یہی ہے۔ کہ کسی مذہب میں اللہ تعالےٰ کا خاص نام یعنی اسم ذاتی موجود نہیں ہے سوائے اسلام کے۔ دیگر مذاہب میں ہم صفات وجود تو پایا جاتا ہے۔ مگر ہم نام نہیں پایا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فتنۂ مصری اور جماعت احمدیہ

(۱)

از جناب ڈاکٹر چوہدری محمد شاہ نواز خانصاحب بگاڈی مشرقی افریقہ

مخرجین کا فتنہ

مخرجین کے تازہ فتنہ کو ظاہر ہوئے اگرچہ آٹھ ماہ ہونے کو ہیں۔ اور اس عرصہ میں اُن کے مکروہ پراپیگنڈا کے ابطلان۔ خلافت کی تائید اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی پاک زندگی وغیرہ کے متعلق اس کثرت سے الفضل میں مضامین شائع ہو چکے ہیں۔ کہ اس فتنہ کی اصل حقیقت کو طشت ازبام کرنے کے لئے کافی ہیں مگر مومن چونکہ نہیں چاہتا کہ کوئی موقع بھی حصولِ رضائے الٰہی کا ہاتھ سے جانے دے۔ نیز اس لئے کہ خواہ اپنے محبوب کے حسن و جمال کی تعریف میں ایک دفتر بھی کیوں نہ لکھا جا چکا ہو۔ پھر بھی عشاق کوئی نہ کوئی پہلو تعریف کا ڈھونڈ لیتے ہیں۔ عاجز نے بھی چاہا کہ اپنے تاثرات کا اظہار الفضل کے ذریعہ کردوں۔ و باللّٰہ الموفق

ہمیں گھبراہٹ کیوں نہیں

اس فتنہ کی وجہ سے ہم کو گھبراہٹ بالکل نہیں۔ بلکہ ایک لحاظ سے خوشی ہے۔ کیونکہ یہ سلسلہ کی صداقت کا ثبوت ہے۔ گھبراہٹ اس شئے سے ہوتی ہے۔ جو نئی ہو یا اچانک سامنے آجائے۔ یہ فتنہ بھی نیا نہیں۔ بلکہ ابن آدم کا پرانا عدو مبین نئے بھیس میں اپنے پرانے ہتھیار مکر و فریب۔ جھوٹ اور طعن و تشنیع کے استعمال کر رہا ہے۔ نیز خلافت ثانیہ میں بھی یہ دشمن کم سے کم چار دفعہ سرنکال کر منہ کی کھا چکا ہے۔ یعنی پیغامی۔ بابی۔ مستری اور احراری فتنہ کی شکل میں۔ پھر ہم مصری فتنہ سے کس طرح مرعوب ہو سکتے تھے۔

اس کے علاوہ گھبراہٹ پرانے فتنہ کی وجہ سے تب ہو سکتی ہے۔ جب اس کا انجام معلوم نہ ہو۔ مگر ہم کو قبل از وقت علم دیدیا گیا۔ کہ بڑے بڑے فتنے اٹھیں گے۔ اور خوف کے سامان پیدا ہوں گے۔ مگر تم "خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ آگے بڑھتے چلے جانا کیونکہ فتح تمہارے لئے مقدر ہے۔

فتنہ کے دو نتائج

فتنہ کے معنے آزمائش اور امتحان کے ہیں۔ اور فتنہ لغت کی رو سے اس کٹھالی کو کہتے ہیں جس میں سونے کو صاف کیا جاتا ہے۔ پس اس کے دو نتائج ہوتے ہیں۔ اور دونوں ہی مخلصین کے لئے مفید ہوتے ہیں۔ ایک یہ کہ جو سونے پر میل ہوتی ہے وہ جل جاتی ہے یعنی کمزور اور منافق طبع لوگ الگ ہو جاتے ہیں۔ دوسرے خالص سونا کندن بن جاتا ہے یعنی خالص مومن ممتاز اور روشن ہو جاتے ہیں۔ مولانا روم کا یہ شعر بالکل درست ہے۔ کہ

ہر بلا کیں قوم راحق دادہ است
زیر آں گنج کرم بنہادہ است

یعنی جب قوم پر خدا تعالےٰ کوئی مصیبت نازل کرتا ہے۔ تو اس کے اندر ضرور کوئی کرم کا خزانہ مخفی ہوتا ہے۔ موجودہ فتنہ سے بھی جماعت کو عظیم الشان فائدہ ہوا مثلاً خلیفہ کے عزل کا مسئلہ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں طے ہو گیا۔ گو ہمارے لئے یہ بات ۱۹۱۴ء سے ہی طے شدہ تھی کہ خلافت کا سلسلہ جماعت کی زندگی اور ترقی کے لئے ضروری ہے۔ خلیفہ خدا بناتا ہے اور خلیفہ کو کوئی طاقت معزول نہیں کر سکتی مگر چونکہ جماعت کے اندر گزشتہ ۲۳ سالہ عرصہ میں ہزاروں نئے دوست بھی شامل ہوئے جنہوں نے پیغامی فتنہ کے متعلق لٹریچر نہیں دیکھا تھا۔ اس لئے بعد میں آنے والوں کی آگاہی کے لئے اس قسم کے فتنے پیدا کئے جاتے ہیں۔ تاکہ نئے احمدی بھی دشمن کے مقابلہ میں روحانی ہتھیاروں سے مسلح ہو جائیں۔

مصری صاحب کے متعلق دو واقعات

پھر مخلصین کو مخرجین اور خصوصاً مصری صاحب کے اخراج کے اعلان سے تعجب بھی نہیں ہوا۔ کیونکہ جو دوست ان کے حالات سے واقف ہیں۔ اور جنکو اللہ تعالیٰ نے بصیرت عطا کی ہوئی ہے۔ ان کو خوب معلوم تھا۔ کہ مصری صاحب کا تعلق اخراج سے قبل بھی جماعت کے ساتھ مخلصانہ نہ تھا۔ جیسا کہ کئی دوستوں نے واقعات سے ثابت کیا ہے۔ عاجز کو مصری صاحب کے ساتھ گاہے آنریری معالج کے سوا زیادہ واسطہ نہیں پڑا۔ تاہم ایک دو ایسے واقعات بندہ کے علم میں ہیں جن کا اظہار اب جبکہ حق کھل گیا ہے۔ غیر ضروری نہ ہوگا۔ غالباً ۱۹۲۷ء کی مجلس شوریٰ میں جب کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی شفقت اور ذرہ نوازی سے یہ عاجز بھی بیت المال کی سب کمیٹی کا ممبر تجویز ہوا۔ اور مصری صاحب بھی بحیثیت مرکزی کارکن اس میں شامل تھے میں نے دیکھا کہ بحث کے دوران میں مصری صاحب ایسے رنگ میں بجٹ پر نکتہ چینی کرتے تھے۔ جیسے کوئی سلسلہ کا دشمن ہوتا ہے۔ ان کی زیادہ تر کوشش یہ تھی۔ کہ باہر کا تبلیغی خرچ کم رکھا جائے۔ اور مرکزی اداروں خصوصاً سکولوں کا خرچ کم نہ کیا جائے اور ساتھ ہی بیرونی نمائندوں کو یہ بھی کہتے جاتے تھے۔ کہ ہم مرکز کے کارکن ہیں۔ ہمیں صدر انجمن کے قواعد کی رُو سے بجٹ پر جرح کی اجازت نہیں دی جاتی۔ مجھ پر ان کی ظالمانہ جرح کا اتنا اثر تھا۔ کہ میں نے ہائی سکول کے ہال سے باہر نکلکر بے اختیار ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب سے کہا۔ کہ مصری صاحب اس طرح تبلیغی خرچ کم کرنے پر زور دیتے ہیں جسطرح ایک منافق دیتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے مجھے آہستہ سے خاموش کرا دیا۔ تاکوئی سن نہ لے مگر خدا کی شان ۱۰ سال کے بعد ساری دنیا میں اس بات کی تشہیر ہو گئی۔ اور منافقت کا نقاب خدا نے ان کے چہرہ سے الٹ دیا۔ گو ابھی تک مصری صاحب نے احمدیت کا نقاب اوڑھا ہوا ہے۔ حالانکہ عملاً وہ احرار سے جا ملے ہیں۔ لیکن اگر وہ دہریہ بھی ہو جائیں۔ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فرما چکے ہیں۔ کہ "میرا مقابلہ انسان کو دہریت سے ورے نہیں رکھیگا" تو بھی مجھے تعجب نہ ہوگا۔ کیونکہ جو خلافت کا منکر ہو۔ وہ احمدیت کا بھی جو عین صداقت ہے منکر ہو جاتا ہے۔ اور جسکو احمدیت تسلی نہ دے سکے اسکو دنیا کا کوئی مذہب تسلی نہیں دے سکتا اور وہ دہریت کی لعنت میں جا پڑتا ہے۔ مصری صاحب کے تو مخصوص حالات ہی انکو اسی طرف لے جا رہے تھے۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل واقعہ سے مترشح ہوتا ہے۔

غالباً ۱۹۲۶ء یا ۱۹۲۷ء کا واقعہ ہے ایک دن میں مقبرہ بہشتی کی طرف جا رہا تھا۔ کہ مصری صاحب بھی راستہ میں مل گئے۔ اور انہوں نے بغیر کسی تمہید یا تذکرہ کے مجھ سے سوال کیا۔ کہ "شرعی اور اخلاقی پہلو کو نظر انداز کر کے صرف طبی اور تمدنی پہلو سے بتائیں۔ کہ عورت اور مرد اگر بغیر شادی کے آزادانہ طور پر ملیں۔ تو اس میں کیا نقصان ہے۔ اس وقت عاجز نے خیال کیا۔ محض تبادلہ خیالات کے لئے یہ سوال انہوں نے کیا ہے حالانکہ یہ سوال کوئی دہریہ ہی کر سکتا ہے جس پر شریعت حجت نہ ہو۔ نہ کہ ایک احمدی کہلانے والا۔ مگر اب مجھے ان کے اس سوال پر تعجب نہیں رہا۔ کیونکہ ان کی بعد کی زندگی اس بات کی تائید کر رہی ہے۔ کہ ان پر صرف کسی شے کا طبی نقصان ہی حجت ہوگا۔ نہ کہ شریعت اور اخلاق۔ اور ممکن ہے وہ آئندہ مرد و عورت کے آزادانہ میل جول کے کھلم کھلے حامی ہو جائیں۔

مخرجین کی قربانی کی حقیقت

بعض لوگوں کا خیال ہوگا۔ کہ ان لوگوں نے قربانیاں کی تھیں اسکے متعلق اول تو یہ عرض ہے کہ انہوں نے سلسلہ کی کوئی نمایاں خدمت ہی نہیں کی چند پیسے جو چندوں میں دیا کرتے تھے وہ بھی چند سالوں سے بند تھے۔ پھر جو کچھ انہوں نے کیا۔ وہ بھی قربانی نہیں کہلا سکتا۔ کیونکہ قربانی وہ ہوتی ہے۔ جو رضائے الٰہی کے لئے ہو۔ نہ کہ نفس کے لئے اور دنیاوی بدلہ لینے کیلئے ان لوگوں کی قربانیاں چونکہ نفس کے لئے تھیں اسلئے وہ اخلاص پر مبنی نہ تھیں۔ دوسرے یہ لوگ قربانی نہیں بلکہ سودا کر رہے تھے مثلاً ایک شخص ۵ روپے لگا کر ۱۰۰ روپیہ کمائے۔ یا کم سے کم ۱۰۰ روپیہ کے نفع کی امید رکھے تو وہ کس طرح کہہ سکتا ہے۔ کہ میں نے قربانی کی۔ یہ تو صاف بنیوں والا سودا ہے۔ نہ کہ قربانی ان میں سے ایک شخص تو ہیڈ ماسٹری کے ذریعے معقول تنخواہ لے رہا تھا۔ دوسرا تجارت کرتا تھا۔ اگر یہ دونوں سلسلہ سے معقول معاوضہ لیکر چند ٹکے چندہ میں دیدیتے تھے تو یہ کونسی قربانی ہے۔

ٹھوکر کا باعث

شروع میں یہ لوگ بے شک نیک نیتی سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اعلان برائے جماعت ہائے احمدیہ صوبہ سرحد

پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد کا سالانہ اجلاس تعطیلات محرم میں مسجد احمدیہ جہانگیر پورہ۔ شہر پشاور میں ۱۱ مارچ کو بعد نماز جمعہ تین بجے شروع ہو کر ۱۲ مارچ دوپہر تک جاری رہے گا۔ جس میں علاوہ بجٹ سالانہ و دیگر تجاویز کے پیش ہونے کے انجمن کے عہدہ داران کا سہ سالہ انتخاب بھی کیا جاوے گا۔ جملہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعت ہائے صوبہ سرحد و عہدہ داران پراونشل انجمن کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وقت مقررہ پر تشریف لا کر شمولیت فرمائیں۔ اگر کسی اشد مجبوری کی وجہ سے کوئی امیر یا پریذیڈنٹ خود شامل نہ ہو سکے۔ تو اپنا نمائندہ شمولیت کے لئے بھیج دیں۔ جس کے پاس ایسی تحریر ہونی لازمی ہے۔ کہ وہ امیر یا پریذیڈنٹ کی بجائے جماعت کا نمائندہ ہے۔

نوٹ :- رہائش و خوراک کا انتظام بذمہ سیکرٹری صاحب ضیافت پراونشل انجمن ہے۔

عہدہ داران پراونشل انجمن بحیثیت عہدہ دار کسی کو اپنا نمائندہ نہیں بھیج سکتے۔ خود شمولیت فرمائیں۔

اگر کسی جماعت میں امیر یا پریذیڈنٹ مقرر نہ ہو۔ تو جماعت کا جنرل سکرٹری یا اس کا نمائندہ جماعت کی طرف سے اس اجلاس میں شمولیت فرمائے۔

خاکسار :- شمس الدین۔ فنانشل سکرٹری پراونشل انجمن احمدیہ۔ صوبہ سرحد۔

جاوا میں تبلیغ احمدیت

ایک احمدی مجاہد کی ماہوار تبلیغی رپورٹ

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے تبلیغ کا کام باقاعدہ اور خوش کن ہو رہا ہے۔ احباب جماعت خوب شوق اور محنت سے تبلیغی اور دیگر امور میں حصہ لے رہے ہیں۔ مرد اور مستورات اپنے اپنے حلقوں میں تبلیغ کا کام کر رہے ہیں۔ لجنہ اماء اللہ کی طرف سے تبلیغی پارٹیوں کی شکل میں تبلیغ ہو رہی ہے۔ بعض علاقوں کا مرکز بنایا گیا ہے۔ جہاں ہر ہفتہ لجنہ کی طرف سے احمدی مستورات پیغام احمدیت پہنچاتی ہیں۔ اور زیر تبلیغ غیر احمدی مستورات خوشی سے سنتی ہیں۔ اس کے علاوہ لجنہ کے تبلیغی اجلاس مسجد احمدیہ میں منعقد ہوتے ہیں سکرٹری تعلیم و تربیت لجنہ اماء اللہ بمعہ دیگر معاونین کے تربیت کا کام عمدگی سے سرانجام دے رہی ہیں۔ اور بچوں کی تعلیم کا سلسلہ بھی جاری ہے۔

مسجد احمدیہ میں ہر اتوار کی شام کو باقاعدہ تبلیغی اجلاس ہوتے ہیں۔ جن میں غیر احمدی دوست بھی بڑی تعداد میں شریک ہوتے ہیں۔ اور خدا کے فضل و کرم سے احمدیت کے متعلق عمدہ خیال لے کر جاتے ہیں۔ اجلاس رات کے ۱۲ بجے تک رہتے ہیں۔ لیکچروں کے بعد سوالات و جوابات کا سلسلہ ہوتا ہے۔ دوست اپنے اپنے حلقہ اثر میں خوب محنت سے تبلیغ کرتے ہیں اور زیر تبلیغ افراد کو اجلاس میں ہمراہ لاتے رہتے ہیں۔

ماہ جنوری میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے بائیس افراد سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بذریعہ خطوط داخل سلسلہ ہوئے۔ الحمد للہ۔ ان بائیس افراد کے بیعت فارم بھیجنے کے بعد ان ایام میں مزید دس افراد داخل سلسلہ ہوئے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ

گذشتہ شب جمعرات "یونیورسٹی سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن" کی طرف سے "مسئلہ جہاد" پر لیکچر کے لئے دعوت ملی ہوئی تھی۔ چنانچہ وقت مقررہ پر گذشتہ جمعرات کو احمدیہ ہال میں زیر صدارت پریذیڈنٹ "سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن" ایک جلسہ منعقد ہوا۔ سٹوڈنٹس کافی تعداد میں شریک ہوئے۔ نیز ہفتہ وار تبلیغی اجلاس میں بھی اکثر سٹوڈنٹس شریک ہوتے رہتے ہیں۔ خدا کے فضل سے ہمارے نوجوان احمدی سٹوڈنٹس اپنے اس حلقہ میں عمدگی سے کام کر رہے ہیں

جماعت کی تربیت کا کام بھی اچھی طرح ہو رہا ہے۔ قرآن کریم اور کتب حضرت مسیح موعود کا سلسلہ درس باقاعدہ شروع کر رکھا ہے۔ ہر منگل اور جمعہ کی شب کو بعد نماز مغرب ایک گھنٹہ درس قرآن کریم ہوتا ہے۔ جماعت کی اصلاح اور تربیت کے کام میں عزیز سید شاہ محمد صاحب اچھا کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ عزیز کی رہنمائی اور مدد فرمائے۔ عزیزم شاہ صاحب زبان سیکھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اتوار کی شب کو تبلیغی اجلاس میں لیکچر کرایا ہے۔ ان کی صحت کے لئے دعا فرمائی جائے۔ بعض دوست خطبہ الہامیہ پڑھ رہے ہیں۔

مستورات کو قرآن کریم۔ حدیث شریف اور عربی پڑھانے کا انتظام کر رکھا ہے۔ چنانچہ ہر جمعہ کو قرآن کریم کا ترجمہ پڑھایا جاتا ہے۔ اور اس کے لئے مختلف گروپ بنائے ہوتے ہیں حدیث شریف اور عربی پڑھانے کے لئے کرتانا ماجا صاحب کو مقرر کیا ہوا ہے۔ جو کہ باوجود کمزور صحت ہونے کے خوشی اور محنت سے یہ نیک کام کر رہے ہیں

گذشتہ اتوار کو محمد محی الدین صاحب پریذیڈنٹ اعلیٰ جماعت ہائے انڈونیشیا ۴۴ کرتانا ماجا صاحب اور سید شاہ محمد صاحب سلسلہ کے بعض ضروری کاموں کی سرانجام دہی کے لئے بوگر اور پسر ثلاثہ گئے تھے۔ اور پسر ثلاثہ میں ایک جلسہ ہوا۔ جس میں علاوہ مندرجہ بالا دوستوں کے مولوی محمد یقین منیر صاحب اور مسٹر مجید صاحب نے تقاریر کیں۔

تحریک جدید کا تمام کام میں نے سید شاہ محمد صاحب کے سپرد کیا ہے۔ میں نے خطبات جمعہ میں تحریک پیش کی۔ اور سید شاہ محمد صاحب و عبد الرحمن صاحب سکرٹری تحریک جدید بھی احباب میں تحریک کر رہے ہیں۔ گذشتہ سال کے وعدوں کی ادائیگی اور سال چہارم کے وعدوں کے لئے وہ تحریک کر رہے ہیں بعض احباب کے وعدے سال چہارم کے لئے وصول ہو گئے ہیں۔ گاروت میں ایک روز سید شاہ محمد صاحب تحریک جدید کے متعلق تقریر کریں گے جس میں جماعت گاروت کو سال چہارم کے لئے مالی تحریک میں حصہ لینے کے لئے اور گذشتہ وعدوں کی ادائیگی کے لئے تحریک کی جائیگی

جو کتابیں لکھنی میں نے شروع کر رکھی تھیں۔ ان میں سے دو ٹائپ ہو کر تیار ہو گئی ہیں۔ دوسری دو کتب بھی شروع کر رکھی ہیں۔ علاوہ ازیں ایک پمفلٹ بھی "آمد مہدی و مسیح موعود" لکھا ہے۔ جو کہ چھپنے کے لئے گاروت دیا جائے گا۔ دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمارے کاموں میں برکت ڈالے اور جماعت کو ترقی دے۔

خاکسار :- رحمت علی
مبلغ جاوا۔

اعلان نکاح

۲۱ فروری۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے فہمیدہ بیگم صاحبہ بنت بابو روشن دین صاحب مرحوم کا نکاح ماسٹر محمد الدین احمد صاحب پال ولد ماسٹر فتح دین صاحب پال کے ساتھ بعوض ایک ہزار روپیہ مہر پڑھا۔

خاکسار :- محمد سعید محلہ دار البرکات قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر مبایعین — مصری — اور احراری

(۱)

ایک دوست نے بتایا۔ ایک غیر مبایع نے کہا۔ کہ اگر "قادیانی جماعت" ڈاکٹر نواب احمد صاحب قریشی داماد مولوی محمد علی صاحب کو اپنے ساتھ نہ ملاتی۔ تو ان کیطرف سے مصری پارٹی کی مدد نہ کی جاتی اب تو یہ ڈاکٹر صاحب کے "قادیانی" ہونے کا بدلہ لیا جارہا ہے۔ اگرچہ راوی نہائت ثقہ ہے۔ اور جس غیر مبایع نے یہ بات کہی وہ بھی غیر مبایعین کا سرگرم ممبر ہے۔ لیکن یقین نہیں آتا۔ کہ غیر مبایعین محض اس وجہ سے مصری فتنہ کو ہوا دے رہے ہوں "پیغام صلح" کو اس کے متعلق روشنی ڈالنی چاہیئے۔ بے شک جناب ڈاکٹر نواب احمد صاحب قریشی کو مولوی محمد علی صاحب سے رشتۂ دامادی ہے۔ لیکن اس کے یہ معنی تو نہیں۔ کہ ان کے خیالات اور عقائد کی آزادی بھی چھین لی گئی ہے۔ کیا غیر مبایعین حریت خیال کے بلند بانگ دعاوی کے باوجود اپنے اس رویہ کی کوئی تاویل کر سکتے ہیں؟

(۲)

الٰہی سلسلے بطور ہسپتال ہوتے ہیں۔ لوگ ان میں داخل ہو کر اپنے روحانی امراض کا علاج کراتے ہیں۔ اور یوں بجز انبیاء اور خدا کے خاص مقربین کے ہر ایک میں کچھ نہ کچھ کمزوری ہوتی ہے۔ جو خدا تعالےٰ کی توفیق سے جلد یا بدیر دور ہوجاتی ہے۔ مقدم الذکر غیر مبایع صاحب نے یہ بھی کہا۔ کہ ڈاکٹر صاحب آپ کی جماعت میں داخل ہونے کے قابل نہ تھے۔ آپ نے ان کو یونہی داخل کر لیا۔ احمدی دوست نے ان کو برجستہ جواب دیا کہ حیرت ہے آپ کے امیر صاحب تو ان کو اپنی دامادی کے قابل سمجھیں۔ نہائت نازک رشتہ میں منسلک کریں۔ اور آپ ان کے متعلق یہ رائے رکھیں بے شک الزامی طور پر یہ جواب درست ہے۔ لیکن اعتراض سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کا معیار مخالف کی نظر میں بھی بہت بلند ہے۔ اور ہمارا فرض ہے کہ اپنے اعمال سے بہترین نمونہ قائم کریں۔ غیر مبایع مذکور کو اگر ڈاکٹر صاحب موصوف میں عداوت کے باعث کوئی خوبی نظر نہ آئے۔ تو وہ معذور ہے۔

(۳)

عیدالاضحےٰ کے روز ایک مجلس میں مصری صاحب اور ان کے چند ساتھیوں کے علیحدہ نماز پڑھنے کا ذکر تھا۔ ایک بزرگ نے فرمایا۔ مصری صاحب نے نماز ادا کرنے کے لئے جو جگہ تجویز کی۔ وہ بھی ان کی قلبی حالت کا آئینہ ہے۔ وہ جماعت احمدیہ کی عیدگاہ سے پیچھے ہٹ گئے۔ مگر احرار کے اندر بھی پورے طور پر شامل نہیں ہوئے ہاں ان کے دوش بدوش کھڑے ہیں۔ گویا مصری پارٹی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت سے الگ ہو کر مخالفین کے درمیان لٹکی ہوئی ہے ایک دوست کا خیال ہے۔ کہ یہ اسی طرح لا الی ھؤلاء ولا الی ھؤلاء کا مصداق رہیں گے۔ مگر قیاس کہتا ہے کہ اس حالت پر دیر تک قرار پکڑنا مشکل ہے۔ چوٹی سے گر کر تہ میں پہونچنا ضروری ہے۔ خواہ اس میں چند ماہ یا چند سال صرف ہوں۔ پہلے علیحدہ ہونے والوں کے متعلق تجربہ یہی ہے۔

(۴)

۱۶ر فروری کو شیخ مصری کے مقدمہ میں صفائی کی شہادت دینے کے لئے مولوی محمد علی صاحب لاہور سے اور مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسر سے گورداسپور گئے۔ پلیٹ فارم پر مولوی ثناء اللہ صاحب نے حسب دستور مولوی محمد علی صاحب کو السلام علیکم کہا۔ مگر مولوی محمد علی صاحب نے ترش روئی سے جواب دیا۔ اس خشونت اور ترش روئی کو دیکھ کر ان کے ایک عقیدت کیش نے مولوی صاحب کی غیرت کی یوں داد دی۔ کہ انہوں نے سلسلہ کے ایک مشہور معاند سے بکشادہ پیشانی ملنا گوارا نہ کیا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے ایک دوسرے موقعہ پر کہا۔ شائد مولوی محمد علی صاحب بیمار ہیں۔ اچھی طرح بول بھی نہیں سکتے۔ حقیقت شناس نے کہا مولوی صاحب کی طبیعت ہی ایسی ہے۔ ورنہ بیماری یا غیرت کا کوئی سوال نہیں۔ چنانچہ واپسی پر جب مولوی محمد علی صاحب سٹیشن پر آئے تو بڑے تپاک سے مولوی ثناء اللہ سے محو گفتگو رہے۔ پھر نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور کفر منکرین کے قائل لیکن خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر الزام لگانے والے سے خوب ہنس ہنس کر باتیں کرتے اور چہل پہل میں مشغول ہو گئے۔

(۵)

ایک دوست نے دریافت کیا۔ کیا مصری صاحب اپنے جدید تعلقات سے فائدہ اٹھا کر احرار کے مولوی عنائت اللہ وغیرہ اور غیر مبایعین کو تبلیغ احمدیت کرتے اور نبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے کی دعوت دیتے ہیں۔ یا نہیں؟ یا صرف ان کی رفاقت پر ہی پھولے نہیں سماتے میں اس کی تفصیلات تو نہیں جانتا۔ جب شیخ صاحب کو عالم ربانی ہونے کا دعوےٰ ہے تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ اس موقعہ کو یونہی جانے دیں لیکن آپ اس کا انتظار نہ کریں۔ کہ شیخ صاحب کی روحانیت کے بڑھ جانے کے نتیجہ میں غیر احمدی یا غیر مبایعین احمدیت میں داخل ہو کر ان کے امیر مجلس ہونے کا اعتراف کرلیں گے۔ حالات بتلاتے ہیں کہ شیخ صاحب عملاً اپنے ہمدردوں کو تبلیغ نہیں کرتے۔ یا اس کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ اور اگر عدالت میں سوال نہ ہوتا۔ تو اپنے بعض عقائد کو کھلے طور پر ظاہر بھی نہ کرتے۔ ۲۳ر جنوری کو گاڑی میں مولوی لال حسین صاحب احراری نے مولوی عنائت اللہ احراری کی معیت میں مصری پارٹی سے کچھ راز کی باتیں کیں۔ بعد ازاں جب اس سے پوچھا گیا۔ کہ آپ لوگوں کے نزدیک نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ماننے والا کافر ہے۔ تو کیا مصری پارٹی کے افراد بھی کافر ہیں۔ اس پر اس نے بار بار دریافت کرنے پر بھی صاف جواب نہ دیا۔ یہی کہتا رہا۔ اگر یہ ان کو نبی مانتے ہیں تو کافر ہوں گے۔ کیا مصری صاحب نے اپنے رفیقان کار کو اتنا بھی نہیں بتایا۔ کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی مانتا ہوں۔

(۶)

ایک دوست کی رائے ہے کہ مدت سے مصری صاحب سے یہ توفیق چھن چکی ہے۔ کہ وہ عیسائیوں آریوں یا غیر احمدیوں کے اعتراضات کے جواب لکھیں۔ خدمت اسلام کے لئے کوئی مضمون تحریر کریں۔ اسلامی اصول کی تائید میں کوئی لیکچر دیں۔ اس لئے اب بھی ان سے کوئی توقع نہیں کی جاسکتی۔ وہ تو وہی کریں گے۔ جو گزشتہ دنوں کرتے رہے ہیں۔ ہاں اتنا فرق ہوگا۔ کہ جماعت میں رہ کر وہ خفیہ طور پر نظام کے خلاف جراثیم پھیلا رہے تھے۔ اب علیحدہ ہو کر اشتہاروں وغیرہ سے یہی کام کر رہے ہیں۔ اور جب تک وہ یہ کام کرتے رہیں گے۔ غیر مبایعین اور احرار بھی ان کے ساتھ ہوں گے۔ مگر کاٹھ کی ہنڈیا کب تک کام آسکتی ہے؟ (ا۔ ب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذاتی امانت فنڈ

مجلس مشاورت منعقدہ اکتوبر ۱۹۳۶ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ نے اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ جن احباب کے پاس مخصوص اغراض مثل تعمیر مکان۔ خرید اراضی۔ بیاہ شادی یا تعلیم وغیرہ کی غرض سے کچھ روپیہ جمع ہو اور ان کو اس روپیہ کی فوری ضرورت نہ ہو۔ ان کو چاہیئے کہ بجائے اپنے پاس یا اپنے طور پر ڈاک خانہ یا بنک وغیرہ میں جمع رکھنے کے ایسے روپے کو صدر انجمن احمدیہ کے خزانے میں بطور ذاتی امانت جمع کرا دیں۔ یہ روپیہ جب بھی ضرورت ہو۔ واپس لیا جا سکتا ہے۔ پھر فرمایا۔ کہ یہ بہت معمولی اور چھوٹی سی بات ہے۔ مگر اس طریق سے صدر انجمن احمدیہ کی امانت میں دس پندرہ بیس لاکھ روپیہ جمع ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر ایسا نہ ہوا تو میں یہ نہیں مانوں گا۔ کہ دوستوں کے پاس روپیہ نہیں۔ بلکہ یہ سمجھوں گا۔ کہ اس طرف توجہ نہیں کی گئی۔ اس وقت تک ۔۵۴ کے قریب دوستوں نے نئے حسابات کھلوائے ہیں۔ اور اپنا روپیہ صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں داخل کرایا ہے۔ مجھے یقین ہے۔ کہ ابھی سینکڑوں دوست ایسے ہیں۔ جنہوں نے اس طرف توجہ نہیں فرمائی۔

پس احباب کو چاہیئے کہ صدر انجمن احمدیہ کی مالی مدد کرتے اور ثواب حاصل کرنے کے اس آسان طریق پر خود بخود بھی عمل کریں۔ اور دوسرے دوستوں کے علم میں بھی اس تحریک کو لائیں۔ اور انہیں اس پر عمل کرنے کی ترغیب دیں۔ قواعد ذاتی امانت نظارت بیت المال سے منگوائے جا سکتے ہیں۔

ناظر بیت المال

میری پیاری بہنو

میں آپ کی ہمدردی کی خاطر یہ اشتہار دے رہی ہوں کہ میری خاندانی پشتوں سے زیر استعمال وہ معرکۃ الآراء دوا انگ لائف جو میری بہنوں کے ماہواری ایام کے ہر مرض میں حیرت انگیز اثر ظاہر کرتی ہے۔ جس کو ہزاروں بہنوں نے استعمال کر کے ماہواری ایام کی تکلیفوں سے مکمل صحت حاصل کی اور کسی بہن نے اسکے غیر مفید ہونے کا نہیں لکھا بلکہ سب نے تعریف ہی کی ہے اگر کسی بہن کو ماہواری ایام بیقاعدہ ہوں یا ماہواری ایام کے وقت درد ہوتا ہو یا رک رک کر آتے ہوں یا بند ہو گئے ہوں سر درد کمر درد رہتا ہو قبض رہتی ہو کام کاج کرنے سے سانس پھول گیا یا دل دھڑکنے لگے۔ غذا کھانے کے بعد پیٹ میں ابھارہ ہو جائے کمی خون کے سبب چہرہ زرد پڑ گیا ہو۔ تو میں آپ کو بڑے دعوے کے ساتھ اس دوا کے استعمال کی تاکید کرتی ہوں کیونکہ اس کے استعمال سے ہر قسم کی خرابی دور ہو کر ماہواری ایام ٹھیک وقت پر اور صحیح تعداد میں باقاعدہ ہو جاتے ہیں قیمت مکمل خوراک دو روپیہ آٹھ آنہ محصول ڈاک ۷ ر علاوہ

ملنے کا پتہ:۔ لیڈی ڈاکٹر سکینہ بانی احمدی دواخانہ حسن امپورٹ کمپنی ہاپوڑ۔ یو۔پی

حب جواہرات عنبری

یہ اکسیری گولیاں سب لوگوں کے لئے نعمت عظمیٰ ہیں مرد و عورت کے لئے ہر عمر میں ہر موسم میں اور ہر مزاج میں یہ اپنا اثر یکساں دکھاتی ہیں۔ اور تمام اعضائے رئیسہ مثلاً دل و دماغ معدہ جگر وغیرہ کو غیر معمولی طاقت دے کر سارے جسم کی رگ رگ میں سرور اور طاقت کی لہریں دوڑا دیتی ہیں۔ جن کی طبیعت ملول رہتی ہو تھکن محسوس ہوتی ہو۔ وہ انہیں استعمال کریں۔ اور زندگی کا صحیح لطف اٹھائیں۔ یہ گولیاں ضعف باہ ۔ضعف دماغ ۔ضعف بینائی ۔سرعت ۔انزال۔ رقت منی جریان کثرت احتلام و دیگر بہت سی امراض کو دور کر کے غذا کو جزو بدن بناتی ہیں۔ اور آدمی کو صحیح معنوں میں تندرست اور توانا بنا دیتی ہیں۔ مکمل بکس ۴۰ گولی پانچ روپے

ملنے کا پتہ:۔ ویدک یونانی دواخانہ لال کنواں دہلی

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ

سرمۂ نور رجسٹرڈ

اپنی بے شمار خوبیوں اور سریع التاثیر ہونے کے باعث دنیا بھر میں شہرت حاصل کر چکا ہے۔ یہ قابل قدر اور مقوی بصر ادویات کا مجموعہ بچوں سے لے کر بوڑھوں تک کے لئے نہایت مفید اور بے ضرر ہے۔ نظر کو بڑھاپے تک قائم رکھنے میں بے نظیر ہے۔ ڈاکٹر اور حکماء تک اس کے گرویدہ اور مداح ہیں۔ قیمت فی تولہ دو روپے۔ نصف تولہ ایک روپیہ (عہ)

بچوں کا شربت

بچوں کو تمام امراض سے محفوظ رکھنے کے علاوہ موٹا تازہ اور خوبصورت بنانے میں لاثانی ثابت ہو چکا ہے۔ قیمت چار اونس بارہ آنے۔ دو اونس سات آنے

طاقت کی گولی رجسٹرڈ

جوان مرد بنا کر صاحب اولاد بناتی ہے۔ اور چہرے کو بارونق بنا کر شباب کی بہار دکھاتی ہے۔ قیمت ۱۲۰ عدد گولی صرف دو روپے آٹھ آنے پچاس گولی ڈیڑھ روپیہ

اکسیر مردمی رجسٹرڈ

سرعت انزال۔ کثرت احتلام۔ کمزوری اعضاء رئیسہ کے لئے بے حد مفید ہے۔ قیمت خوراک ایکماہ ۶۰ گولی دو روپے

طلاء عنبری

بیرونی مالش سے تباہ شدہ پٹھے درست اور مردہ اعصاب حیرت انگیز طور پر زندہ ہو جاتے ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ

کشتہ فولاد

چند خوراکوں کے ہی استعمال سے آپ بول اٹھیں گے۔ واقعی کشتہ فولاد بے نظیر چیز ہے۔ قیمت فی تولہ صہ ۳ رتی ماشہ آٹھ آنے

تریاق معدہ رجسٹرڈ

تمام امراض معدہ کا واحد علاج ہے۔ ہر گھر میں ہر وقت اس کا موجود رہنا ضروری ہے۔ قیمت فی اونس آٹھ آنے

موتی منجن

دانتوں کے کل امراض کا شرطیہ علاج۔ پیڑو کا قاتل اور گوشت خورہ کیلئے تریاق ہے۔ فی اونس چھ آنے ۲ر

اکسیر اٹھرا

اٹھرا کا مجرب علاج ہے۔ بے شمار گھر خدا کے فضل سے آباد ہو چکے ہیں۔ قیمت تولہ ایک روپیہ۔ مکمل خوراک ۱۱ تولہ نو روپے۔

اکسیر النساء

ماہواری ایام کا کم و زیادہ آنا۔ وقت پر نہ آنا وغیرہ وغیرہ کے لئے از حد مفید ہے۔ قیمت ۴۰ گولی ایک روپیہ آٹھ آنے

سیلان الرحم

عورتوں کی سفید رطوبت کے اخراج کو بند کر کے طاقت بخشنے میں تیر بہدف ہے۔ خوراک دو ہفتہ ایک روپیہ

اکسیر طحال

تلی کے درد اور سوزش وغیرہ کے لئے از حد مفید ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ

افیروز

مغلائی کانٹوں والا پھوڑا بغیر اپریشن شرطیہ نابود ہو جاتا ہے۔ قیمت اونس ایک روپیہ نصف اونس نو آنے

اکسیر بواسیر

بواسیر خونی ہو یا بادی، مسّے خواہ کتنے تکلیف دیتے ہوں اسکے استعمال سے چھٹکارا ہو جاتا ہے لگانے اور کھانیکی دوائی دو روپے

قبض کشاء

یہ قبض کی دشمن ہے۔ اسکے متواتر استعمال سے دائمی قبض بھی دور ہو جاتا ہے۔ قیمت پچاس گولی نو آنے۔ فیدرجن ۲ر

جوارش عنبری

نہایت قیمتی اور ہر دلعزیز دوا کا بے نظیر مرکب ہے۔ روسا، امراء اور دماغی محنت کرنیوالوں کیلئے بہترین چیز ہے۔ اس کے سامنے ہزاروں یاقوتیاں ہیچ ہیں۔ قیمت پانچ تولہ چار روپے۔ نمونہ ایک روپیہ (عہ)

ملنے کا پتہ:۔ منیجر شفاخانہ رفیق حیات متصل مسجد اقصیٰ منارۃ المسیح قادیان پنجاب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نئی دہلی ۲۲ فروری۔ یوپی اور بہار کی وزارتوں کے استعفیٰ کے متعلق لارڈ لنلتھگو نے ایک مفصل بیان شائع کیا ہے جس کے دوران میں انہوں نے کہا ہے کہ قیدیوں کی رہائی کے سوال کے متعلق جہاں تک گورنروں کا تعلق ہے وہ اب بھی انفرادی طور پر ان کے کیسوں پر غور کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور اگر ان کے اپنے صوبے یا دوسرے صوبوں کے امن کو خطرہ نہ ہو تو وہ کیسوں پر غور کرنے کے بعد قیدیوں کو رہا کرنے کے لئے تیار ہیں۔ مزید کہا کہ گورنروں کی یا میری یہ ہرگز خواہش نہیں کہ ہم کانگرس یا کسی دوسری گورنمنٹ کی جائز پالیسی میں مداخلت کریں موجودہ صورت میں جو کارروائی کی گئی ہے اس کا مقصد ہندوستان کے امن کا تحفظ اور لاء اینڈ آرڈر کو برقرار رکھنا ہے۔ اس کارروائی کے بعد بھی وزیر گورنروں سے مشورہ کے بعد قیدیوں کی رہائی کی پالیسی پر عمل جاری رکھ سکتے ہیں اور گورنر حسب سابق قیدیوں کے انفرادی کیسوں پر غور کرنے میں اپنا دوستانہ اور فوری تعاون پیش کریں گے۔ آخر میں وائسرائے نے کہا میری یہ دلی خواہش ہے کہ حالات پھر نارمل ہو جائیں۔ اور ان دونوں صوبوں کے وزراء گورنروں سے تبادلہ خیالات کرنے کے بعد اپنا کام جاری رکھیں۔

وردھا گنج ۲۲ فروری۔ وائسرائے کے بیان کے متعلق کانگرسی حلقوں میں محسوس کیا جا رہا ہے کہ کانگرس نے صلح کا جو رویہ اختیار کیا تھا۔ اس کا فوری اثر ہوا ہے۔ اور وائسرائے نے بھی صلح کا ہاتھ بڑھایا ہے۔ اب یقین کیا جاتا ہے کہ جونہی بہار اور یوپی کے وزیر اعظم اپنے گورنروں سے ملیں گے۔ گورنر ان کو بتائیں گے کہ پولیٹیکل قیدیوں کی رہائی کا مطالبہ کیسے پورا کیا جا سکتا ہے۔ کانگرسی وزارتیں اپنے استعفے واپس لے لیں گی۔ پولیٹیکل قیدیوں کو جلد از جلد رہا کر دیا جائے گا اور ان کی رہائی پر کوئی مظاہرہ نہیں ہوگا

شیلانگ ۲۲ فروری۔ آج آسام اسمبلی نے بجٹ میں کمشنروں کی اسٹیبلشمنٹ کی گرانٹ کو نامنظور کر دیا ہے۔ یہ گرانٹ گذشتہ اجلاس میں بھی نامنظور کر دی گئی تھی

نئی دہلی ۲۳ فروری۔ گاندھی جی نے لالہ شام لال کی معرفت پنجاب کے بھوک ہڑتالی قیدیوں کو خط لکھا ہے۔ کہ قیدیوں کی رہائی کے لئے میں پنجاب آنے کی کوشش کروں گا۔ بشرطیکہ مجھے ڈاکٹروں نے اجازت دی۔

پشاور ۲۲ فروری۔ فرنٹیئر گورنمنٹ نے ڈائرکٹر زراعت کا دفتر اڑانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ کانگرس وزارت نے یہ بھی فیصلہ کر لیا ہے کہ گرمیوں میں دفاتر پہاڑ پر نہ جایا کریں۔ اسمبلی کا بجٹ یکم مارچ سے شروع ہوگا۔

مدراس ۲۲ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ سر رضا علی کی جگہ مسٹر رام راؤ آئی سی۔ ایس۔ جنوبی افریقہ میں گورنر جنرل کے ایجنٹ مقرر ہوئے ہیں۔

لنڈن ۲۱ فروری۔ مسٹر ایڈن کے وزارت خارجہ سے مستعفی ہونے کے متعلق کل ہاؤس آف کامنز میں مندرجہ ذیل تحریک التواء پیش کی جائے گی۔ اس ہاؤس کو ان حالات پر افسوس ہے جن کے ماتحت مسٹر ایڈن سابق وزیر خارجہ اپنے عہدہ سے مستعفی ہونے پر مجبور ہوئے۔ ہاؤس کو ملک معظم کے موجودہ مشیروں پر ان کی خارجہ پالیسی کے سلسلہ میں کوئی اعتماد نہیں رہا

شجارسٹ ۲۱ فروری۔ نئے کانسٹی ٹیوشن کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ اس میں شہریوں کے حقوق و فرائض پر اچھی طرح روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس کے رو سے گورنمنٹ کی طاقت اور اس کی خود اختیاری مضبوط ہو گئی ہے۔ کسانوں کو ان کی زمین کے متعلق حقوق دیئے گئے ہیں۔ اور جو اقلیتیں عرصہ سے رومانیہ میں آباد ہیں۔ انہیں مساوات دی گئی ہے

ناگپور ۲۲ فروری۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ ناگپور کے مزدوروں نے آج ہڑتال ختم کر دی ہے۔ واضح ہو کہ مزدوروں نے اجرتوں کی تخفیف بحال کرنے کے سلسلہ میں کل کام ترک کر دیا تھا۔ اور کارخانہ میں دھرنا مار کر بیٹھ گئے تھے ہڑتال کا خاتمہ وزیر اعظم سی۔ پی کی کامیاب مداخلت کا نتیجہ ہے۔ وزیر اعظم نے مزدوروں سے کہا تھا۔ کہ اگر انہوں نے ہڑتال ترک نہ کی تو ان کے ساتھ وہی سلوک کیا جائے گا۔ جو حکومت بمبئی نے احمد آباد کے مزدوروں کے ساتھ کیا تھا۔

بمبئی ۲۲ فروری۔ بمبئی کے ریشم کے تاجروں نے جاپان کے ریشمی کپڑوں کے مقاطعہ کے لئے ایک موثر تحریک شروع کر دی ہے۔ ریشمی کپڑوں کے تاجروں کی ایسوسی ایشن نے تمام ممبروں کے نام ایک سرکلر جاری کرنے کی ہدایت کی ہے کہ جاپان کے ریشم۔ مصنوعی ریشم اور سوت سے ملے ہوئے ریشم کے جو کپڑے درآمد ہوں۔ ان کا قطعی طور پر مقاطعہ کریں۔ یہ مقاطعہ ۱۵ اپریل سے ہوگا۔

نئی دہلی ۲۲ فروری۔ آج مرکزی اسمبلی میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے جس کا مقصد یہ تھا کہ ریلوے ملازمتوں میں مسلمانوں کو ۲۵ فیصدی حصہ ملنا چاہیئے۔ سر سٹیوارٹ نے کہا کہ اس مطالبہ کو یکلخت عملی جامہ پہنانا مشکل ہے۔ البتہ بتدریج اس پر عمل کیا جا سکتا ہے۔

وردھا نگر ۲۲ فروری۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ گورنر جنرل کے تازہ ترین بیان کی وجہ سے پیدا شدہ حالات پر غور کرنے کے جدید کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ۲۴ و ۲۵ فروری کو بمقام بمبئی منعقد کیا جائے گا۔ اگر بمبئی میں اجلاس منعقد کرنے کی ضرورت لاحق نہ ہوئی۔ تو پھر ہفتہ عشرہ تک واردھا میں اجلاس ہوگا۔

لاہور ۲۲ فروری۔ آج لاہور ریلوے سٹیشن پر تین زرگروں کی گرفتاری عمل میں لائی گئی۔ ان کی گرفتاری سے نواب صاحب بہاولپور کے خزانہ سے ایک قیمتی لعل کی چوری کا سراغ پولیس کو مل گیا۔ یہ لعل دو ہفتے ہوئے بہاولپور کے خزانہ سے پُراسرار طور پر چوری ہو گیا تھا۔ اس کی قیمت پانچ لاکھ روپے کے قریب بیان کی جاتی ہے۔

محکمہ اطلاعات پنجاب کا ایک اعلان مظہر ہے کہ جالندھر میں "ہفتہ کاشتکاران" کی تقریب ۱۰ سے ۱۷ مارچ ۱۹۳۶ء تک منائی جائے گی۔ جس کے سلسلہ میں ہفتہ مذکور کے دوران میں ہل چلانے کا سالانہ ڈویژنل مقابلہ ہوگا۔

الہ آباد ۲۲ فروری۔ یوپی گورنمنٹ کی امتناع شراب کی سکیم کی بعض اہم باتیں حسب ذیل ہیں۔ ان پر عمل پیرا ہونے کے لئے افسران ضلع کو ہدایات جاری کی گئی ہیں۔ (۱) اضلاع ایٹہ اور مین پوری میں یکم اپریل سے شراب کی فروخت مکمل طور پر بند کی جائے۔ (۲) دیگر اضلاع میں شراب کی دکانیں ۲۵ فیصدی کے تناسب سے کم کی جائیں۔ (۳) اضلاع جونپور۔ بجنور۔ الہ آباد۔ لکھنؤ اور اگر ضرورت ہو تو بعض دوسرے ضلعوں میں بھی شراب کی دکانوں کا انتظام براہ راست محکمہ آبکاری کے حوالے کیا جائے۔ جس کے لئے تنخواہ دار ملازم رکھے جائیں۔ باقی دکانوں کا تصفیہ بذریعہ نیلام کیا جائے۔ نیز آئندہ یکم اپریل سے تاڑی کی تمام دکانیں بند کی جائیں۔ تاڑی کی فروخت ۳۰ ستمبر تک رہے گی۔ اس کے بعد اجازت نہ ہوگی

کلکتہ ۲۲ فروری۔ علی پور سنٹرل جیل میں جن ۶۸ قیدیوں نے بھوک ہڑتال کر رکھی تھی۔ ان میں سے ۶۲ نے ترک کر دی ہے۔

لاہور ۲۲ فروری۔ آج ہز ایکسیلنسی گورنر پنجاب نے ڈاکٹر اے۔ سی وولنر آنجہانی سابق وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی کے مجسمہ کی نقاب کشائی کی۔

سلامنکا ۲۱ فروری۔ جنرل فرانکو کے فوجی مستقر کی اطلاع مظہر ہے کہ ان کی فوج نے ٹیرول کا محاصرہ کر لیا ہے۔ اور شہر کی عمارتوں پر قبضہ کرنا شروع کر دیا ہے سرکاری فوج نے ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔ اور اس کے ہزاروں سپاہی مقتول اور اسیر ہوئے ہیں